Regd No L 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور

تار کا پتہ: الفضل لاہور
ٹیلیفون نمبر: ۲۹۷۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ؍
سہ ماہی ۷ ؍
ماہوار ۲½ ؍

یوم دوشنبہ
۲۴ شوال ۱۳۷۰ھ ہجری

جلد ۳۹/۵ | ۲۹ وفا ۱۳۳۰ھ ش | ۲۹ جولائی ۱۹۵۱ء | نمبر ۱۷۵

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

"لکھنا پڑھنا نہ جاننے کے باوجود علم و حکمت میں بے نظیر ہونا اس سے بڑھ کر (اس کے سچا ہونے کی) اور کونسی روشن دلیل ہو سکتی ہے۔ انسان کے جوہر کا جو بالکل پوشیدہ تھا اس کے ذریعہ سے پوری طرح پتہ لگا ہے۔ اس کے پاک وجود پر ہر ایک کمال ختم ہوا جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ ہر ایک پیغمبر (کے دور) کا اختتام ہو گیا۔ وہ ہر ایک ملک اور ہر زمانہ کا سورج ہے۔ اور ہر ایک کالے اور گورے کا رہنما۔ وہ علم کے سمندر اور معرفت کے سمندر جمع ہونے کی جگہ ہے اور اس کے دو نام ہیں اس میں دو سورج میں حائل ہوتا ہے اور مشرق بھی (جو اسے نکالتا ہے)۔"

براہین احمدیہ

مولانا آزاد کو شکایت

نئی دہلی۔ ۲۸ جولائی۔ آج ہندوستان کے وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد نے اپنے یورپ اور مشرق وسطیٰ کے دورے کے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا۔ یورپ نے دراصل مسئلہ کشمیر کے متعلق ہندوستان کے نقطہ نظر کو نہیں سمجھا۔ آپ نے کہا مشرق وسطےٰ کے ممالک میں بھی کشمیر کے متعلق غلط فہمی کی وجہ یہ نہیں کہ ہندوستان کی نشریاتی کوششوں میں کمی ہے۔ بلکہ یہ وجہ ہے کہ وہ ملک یہ سمجھتے ہیں کہ کشمیر کی اکثریت مسلمانوں کی ہے اور وہ پاکستان سے الحاق چاہتی ہے۔

وزیر اعظم پاکستان کا شکریہ کا مکتوب مفتی اعظم فلسطین کے نام

عالم اسلام مطمئن رہے "پاکستان کبھی دھمکیوں اور طاقت سے مرعوب نہیں ہوگا" لیاقت

کراچی ۲۸ جولائی۔ سارے عالم اسلام نے پاکستان کے خلاف ہر حملے کے خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے پاکستان کی امداد کا یقین دلایا ہے۔ وزیر اعظم پاکستان نے اس کا شکریہ ادا کیا ہے اور اس سلسلے میں مفتی اعظم فلسطین کے تار کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ہم آپ کی اس یقین دہانی سے مطمئن ہیں کہ ساری دنیا کے مسلمان ہمارے ساتھ ہیں اور حق و انصاف کی دل سے فتح چاہتے ہیں۔ مفتی اعظم نے اپنے تار میں تمام دنیا کے مسلمانوں کی طرف سے پاکستان کی سرحدوں پر ہندوستانی فوجوں کے اجتماع پر تشویش کا اظہار کیا تھا۔ جواباً وزیر اعظم پاکستان نے لکھا ہے کہ تمام دنیا کے مسلمانوں کو یقین دلا دیں کہ پاکستان کسی قسم کی دھمکیوں یا طاقت سے ہرگز مرعوب نہیں ہوگا

خان لیاقت کی تجویز معقول ہے

لنڈن ۲۸ جولائی۔ یہاں اخبار لنڈن ٹائمز نے خان لیاقت کی اس تجویز کو معقول اور نہایت مناسب لکھا ہے کہ ہندوستانی فوجوں کو ان جگہوں پر واپس بلا کر جہاں وہ امن کے زمانہ میں ہوتی ہیں مسٹر پنڈت نہرو دونوں ملکوں میں مستحکم امن کی بات چیت کیلئے کراچی تشریف لائیں اور کہ ہندوستانی فوجوں کی واپسی ... پاکستان بھی اپنی جوابی فوجی نقل و حرکت بند کر دے گا۔ اخبار مذکور نے اس امید کا اظہار کیا ہے کہ جب دونوں وزرائے اعظم ملیں گے تو ایک ایسے امن کی بنیاد پڑ جائے گی جس کے بعد جنگ کا خطرہ نہ رہے گا۔

اخبار مانچسٹر گارڈین نے بھی لکھا ہے کہ خان لیاقت کی تجویز میں ایک ایسے سمجھوتہ کی گنجائش ہے۔ اور امید کی ہے کہ پنڈت نہرو اس کا کوئی ایسا جواب دیں گے جس سے جنگ کے امکانات کم ہو جائیں گے۔

کراچی ۲۸ جولائی۔ مرکزی حکومت نے پنجاب، سندھ، بہاولپور اور خیرپور کی حکومتوں کو زیادہ سے زیادہ اناج خریدنے کی تلقین کی ہے اور مالی امداد بھی دی ہے۔ حکومت نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ مشرقی پاکستان کو زیادہ سے زیادہ اناج بھیجنے کے انتظامات کر دیئے گئے ہیں

آسام کے تین دیہات پر قبضہ کی تردید

نئی دہلی ۲۸ جولائی۔ ہندوستان کے سرکاری حلقوں نے اس بات کو تسلیم کر لیا ہے کہ پاکستانی فوجوں نے نہ کسی ہندوستانی گاؤں پر قبضہ کیا ہے اور نہ کوئی حملہ وغیرہ کیا ہے اور اس طرح ہندوستانی اخباروں نے اس خبر کی خود ہی تردید کر دی ہے کہ پاکستان نے گوالپاڑہ (آسام) ضلع کے تین دیہات پر قبضہ کر لیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ یہ تین دیہات دراصل دریائے برہم پترا میں تین گمنام جزیرے ہیں اور متنازعہ سرحدی علاقوں میں ہیں

ضمنی انتخابات کیلئے مسلم لیگی امیدوار

کراچی ۲۸ جولائی۔ مسلم لیگ کے مرکزی پارلیمنٹری بورڈ نے سیالکوٹ کے حلقہ ۱ کیلئے خواجہ محمد صفدر سیالکوٹ کے حلقہ نمبر ۲ کیلئے چودھری نصیر احمد ملہی کو اور ملتان کے حلقہ ۹ کیلئے راؤ عبد الرحمن کو مسلم لیگ کے ٹکٹ دیئے ہیں ان تین حلقوں کے ضمنی انتخاب میں مسلم لیگ کے ٹکٹ پر اب یہ تین امیدوار انتخابات لڑیں گے۔

قبل از وقت ہے

میکسیکو ۲۸ جولائی۔ آج یہاں ترکی کے مندوب مسٹر سلیم نے ایک بیان میں کہا کہ ترکی اور مغربی ممالک کے فوجی معاہدے کے متعلق قیاسات قبل از وقت ہیں۔ آپ نے کہا۔ فی الحال ترکی معاہدہ اوقیانوس میں شامل ہو رہا ہے گو وہ مشرق وسطیٰ کے تحفظ میں بھی نمایاں حصہ لیگا

صدر ٹرومین کا روس پر الزام

واشنگٹن ۲۸ جولائی۔ آج ایک جگہ صدر جمہوریہ امریکہ مسٹر ٹرومین نے تقریر کرتے ہوئے روس پر الزام لگایا کہ وہ مشرقی یورپ میں فوجی طاقت کو بڑھا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کوریا میں ایک طرف مصالحتی گفتگو شروع ہے۔ لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ روس کے حکمرانوں نے دنیا کو فتح کرنے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔

ایک خبر کے مطابق نیشنلسٹ چین اقوام متحدہ کے خوراک و زراعت کے ادارہ سے علیحدہ ہو گیا ہے اور اس نے دس لاکھ ۵۹ ہزار ڈالر کی رقم بھی ادا نہیں کی۔ اس سے پہلے پولینڈ۔ چیکوسلواکیہ اور ہنگری اس ادارہ سے علیحدہ ہو چکے ہیں۔

کیسانگ میں ناکام بات چیت

ٹوکیو ۲۸ جولائی۔ کیسانگ میں مصالحتی گفتگو میں جنگ کی حد بندی لگانے اور غیر فوجی علاقہ کا تعین کرنے کے سلسلے میں کوئی نمایاں کامیابی نہیں ہوئی۔ آج بھی دونوں وفود نے اپنا اپنا نقطہ نظر بیان کیا اور تین اجلاس ہوئے کمیونسٹ یہ چاہتے ہیں کہ اقوام متحدہ کی فوجیں ۳۸ عرض بلد سے پیچھے ہٹا دی جائیں۔ لیکن جنرل رجوے مصر ہیں کہ موجودہ حدود ہی کو حد متارکہ بنایا جائے تاکہ دفاع اطمینان بخش طریق پر ہو سکے۔

خانیوال میں کپڑے کا کارخانہ

لاہور ۲۸ جولائی۔ خبر آئی ہے کہ خانیوال میں امداد باہمی کے طریقوں پر ایک کپڑے کا کارخانہ قائم کرنے کے سلسلے میں تمام ابتدائی انتظامات مکمل ہو چکے ہیں جاپان کو ضروری مشینری بھیجنے کا آرڈر دیا جا چکا ہے اس کے لئے پچاس ہزار تکلوں اور ایک ہزار کرگھوں کی منظوری دی جا چکی ہے۔

کراچی ۲۸ جولائی معلوم ہوا ہے کہ زراعت و خوراک سے متعلقہ نئے منصوبوں کو عملی جامہ پہنائے جانے کے بعد ۱½ کروڑ ایکڑ اور زمین زیر کاشت آ جائیگی

مسٹر ہیری مین لنڈن پہنچ گئے

لنڈن ۲۸ جولائی۔ صدر ٹرومین کے ذاتی نمائندہ مسٹر ہیری مین کوئی دو گھنٹے ہوئے ایران کی نئی تجاویز اور ایرانی حکومت سے اپنی بات چیت کی وضاحت کے لئے یہاں پہنچ گئے۔ آپ آج برطانی کابینہ کے اجلاس میں شرکت کریں گے۔ آپ نے ہوائی اڈہ پر اخباری نمائندوں کو بتایا کہ ایران کی نئی تجاویز کی بنیادوں پر نئی بات چیت کے شروع ہونے کا امکان ہے اور اگر یہ بات چیت شروع ہو گئی تو مجھے امید ہے کہ اس مسئلے کا کوئی حل نکل آئے گا۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ میں جلد از جلد ایران واپس جاؤں گا۔

طہران ۲۸ جولائی۔ آج یہاں سابق آئل کمپنی کے ایک ترجمان نے بتایا کہ منگل کے دن سے آبادان کے تیل صاف کرنے کے کارخانے سے پیداوار کا کام بند کر دیا جائے گا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

مولوی محمد علی صاحب کا ٹرسٹ

سب لوگوں کو معلوم ہو منکہ محمد علی ولد حافظ فتح دین ساکن ۷ حسین سٹریٹ مسلم ٹاؤن لاہور ذات مسلمان حنفی المذہب مندرجہ ذیل جائیداد کا وقف قائم کرتا ہوں جو حسب ذیل شرائط کے ساتھ مشروط ہوگا۔

(۱) وقف کا نام "ہولی قرآن ٹرسٹ" ہوگا۔

(۲) ا۔ اس دستاویز کی دوسری شرائط سے مشروط اس وقف کے تین مستقل اور تین عارضی ٹرسٹی ہوں گے۔ مستقل ٹرسٹی جن کے نام درج ذیل ہیں۔ تاحین حیات اس عہدے پر فائز رہیں گے۔

(۱) محمد علی پسر حافظ فتح دین واقف

(۲) مہرالنساء بیگم زوجہ واقف

(۳) مسٹر این۔ اے فاروقی چیف سیکرٹری حکومت سندھ

ب مستقل ٹرسٹی یا ان میں سے کوئی دو تین عارضی ٹرسٹی مقرر کریں گے۔ جو تین سال تک کے لئے ہوں گے۔ مگر وہ مزید تین سال کے لئے پھر مقرر ہوسکیں گے۔ جس کا فیصلہ مستقل ٹرسٹیوں کی کثرت رائے سے ہوگا۔ پہلے تین سال کے لئے مندرجہ ذیل اشخاص کو عارضی ٹرسٹی مقرر کیا جاتا ہے۔

(۱) محمد احمد ایم۔ اے پسر واقف

(۲) میاں رحیم بخش پسر ایم عزیز بخش ڈپٹی کلکٹر کسٹمز حکومت پاکستان کراچی

(۳) میاں فضل احمد پسر میاں محمد پریمیئر فلور ملز لائل پور

(ج) یہ چھ ٹرسٹی "بورڈ آف ٹرسٹیز" کہلائیں گے ان کے لئے بورڈ کا لفظ استعمال ہوگا۔ کورم کے لئے تین ارکان کی حاضری ضروری ہوگی۔ واقف ہذا بورڈ کا صدر ہوگا۔ اور اس کی وفات کے بعد اس کی بیوی مہرالنساء بیگم اگر زندہ ہو تو صدر ہوگی۔ اگر وہ واقف سے پہلے مرجائے۔ یا اس کی وفات کے بعد جیسی کہ صورت ہو مسٹر این۔ اے فاروقی تیسرے مستقل ٹرسٹی صدر ہوں گے۔ مسٹر این۔ اے فاروقی کے بعد صدر کا انتخاب بورڈ کے مستقل ممبروں کی کثرت رائے سے عمل میں آئے گا۔ جب کسی ٹرسٹی کی جگہ اس کی میعاد گزرنے سے پہلے خالی ہوجائے تو وہ بورڈ کے دوسرے ارکان کی کثرت رائے سے پُر کی جائے گی۔ مستقل ٹرسٹی کی وفات پر اس کا قائمقام عارضی ٹرسٹیوں میں سے یا باہر سے لیا جاسکے گا۔

(۳) ٹرسٹ کی اغراض حسب ذیل ہیں۔

(۱) قرآن مجید یا دوسرا اسلامی لٹریچر بالعموم رعایتی قیمت پر یا استثنائی حالت میں مفت تمام مذاہب کے طالب علموں یا دوسرے مستحق لوگوں کو پہنچانا۔

(۲) محققین یا طلباء کو جو قرآن مجید کے متعلق ریسرچ کا کام کریں وظائف دینا۔

(۳) مستحق طلباء کو اعلےٰ مذہبی یا دنیوی تعلیم کے لئے حسب رضامندی ٹرسٹیاں قرض حسنہ یا عطیہ دینا

(۴) مستحقین کو ایسی شرائط پر جو ٹرسٹی مقرر کریں مالی امداد دینا۔ شرط یہ ہے کہ ۷۵ فیصدی پہلی شق میں خرچ کیا جائے گا۔

(۵) ٹرسٹیوں کا یہ بورڈ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کے ساتھ پورے تعاون سے اس وقت تک کام کرے گا جب تک یہ قائم رہے۔ اور جب تک انجمن ان کتابوں کی رائلٹی کی ادائیگی کے معاہدات کی تعمیل کرتی رہے۔ جو واقف نے لکھیں۔ اور پہلی دفعہ انجمن نے شائع کیں۔ اس وقت تک انجمن مذکورہ کی جنرل کونسل کے فیصلوں کو سرانجام دے گا۔

(۶) ٹرسٹ کی آمد اور خرچ کا سالانہ بجٹ بورڈ اپنے سالانہ اجلاس میں پاس کرے گا۔ اس اجلاس میں دوسرے اہم معاملات اور پالیسی کے متعلق بھی بحث ہوگی۔ یہ جلسہ لاہور میں یا کسی اور جگہ منعقد کیا جائے گا۔ جس کا فیصلہ صدر کرے گا سالانہ جلسہ دسمبر میں یا صدر کی مرضی سے کسی اور وقت منعقد ہوسکتا ہے۔ غیر معمولی اجلاس صدر جب چاہے بلاسکتا ہے

(۷) بورڈ اپنا سیکرٹری کسی شخص کو بناسکتا ہے۔ خواہ وہ بورڈ کا ممبر ہو یا نہ ہو۔ وہ دوسرا اسٹاف بھی رکھ سکتا ہے اور ٹرسٹ کے اغراض سرانجام دینے کے لئے جو اقدام ضروری سمجھے کرسکتا ہے اور جو اخراجات چاہے کرسکتا ہے۔

(۷) بورڈ کو اختیار ہوگا کہ ٹرسٹ کے نام پر جائیداد خریدے یا فروخت کرے۔

(۸) ٹرسٹ کا روپیہ قرآن مجید اور میرے دوسرے اسلامی لٹریچر کے شائع کرنے پر صرف ہوگا اور کسی مفید کاروبار میں بھی لگایا جاسکتا ہے۔

(۹) بورڈ کو اختیار ہوگا کہ وہ بنک یا مختلف بنکوں میں چلنت، بچت یا FIXED اکاؤنٹ کھولے بنکوں کے ساتھ لین دین وہ ٹرسٹی کریں گے جن کو بورڈ مقرر کرے گا۔

(۱۰) ٹرسٹ کا حساب کتاب وقتاً فوقتاً ایسی ریکنیسی آڈٹ کرتی رہے گی جسے بورڈ مقرر کرے گا

(۱۱) تمام فیصلے حاضر ارکان کی کثرت رائے سے ہوں گے بورڈ کارروائی کی کتاب رکھیگا جس میں اجلاس کی کارروائیاں درج کی جائیں گی۔ ان پر صدر اور سیکرٹری کے دستخط ہوا کریں گے۔

(۱۲) بورڈ کی طرف سے کارگزاری کی سالانہ رپورٹ شائع کی جایا کرے گی۔

فہرست جائیداد

(۱) رائلٹی ملٹی فنڈ کے حساب میں جو نقد روپیہ ہے۔ اور جسے اب لائڈز بنک میں منتقل کیا جارہا ہے۔

(۲) قرآن مجید کے دس ہزار نسخے انگریزی ترجمہ بمعہ متن وتفسیر ریوائزڈ ایڈیشن جو انگلستان میں زیر طبع ہے

(۳) ۷ کنال اراضی جو رائلٹی ملٹی فنڈ نے میاں رحیم بخش ایم۔ اے ڈپٹی کلکٹر کسٹمز سے بذریعہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور خریدی۔

(۴) تمام وہ رقوم جو واقف ہذا یا کوئی اور شخص یا اشخاص عطا کریں۔

(۵) تمام وہ رقوم جو کوئی شخص قرآن مجید مفت تقسیم کرنے کے لئے دے۔

آج بتاریخ ۱۹ اپریل ۱۹۵۱ء کو میں اپنے دستخط یہاں ثبت کرتا ہوں۔

(دستخط) محمد علی ولد حافظ فتح دین واقف

بموجودگی احمد یار سیکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام

(دستخط) چودھری ظہور احمد۔

(دستخط) چودھری فضل حق۔

(دستخط) محمد احمد

کلامِ سیفی

پہلو میں آکے منہ نہ چھپایا کرے کوئی
ہم دِل جلوں کو یوں نہ جلایا کرے کوئی

قابل نہیں ہیں ہم جو شرابِ طہور کے
اپنی نظر سے کیوں نہ پلایا کرے کوئی

کہتے ہیں کیا اسی کو شجاعت جہان میں؟
گرتے ہوؤں کو اور گرایا کرے کوئی؟

ہم کو کچھ آزمائشِ دل سے نہیں گریز
لیکن اس آڑ میں نہ ستایا کرے کوئی

ہر لحہ کیوں اسی کے لئے دل ہوں بیقرار
روحوں کو خود اگر نہ بنایا کرے کوئی

اُترا ہے کوئی اور نہ اُتریگا چرخ سے
گو صد ہزار بار بُلایا کرے کوئی

سنتا ہوں میں نسیم کہ وہ دلنواز ہیں
میرا بھی دِل انہی کو دکھایا کرے کوئی

نسیم سیفی

خواتین کا جلسہ

مورخہ ۲۹ جولائی بروز اتوار شام کے ۴ بجے مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ میں خواتین کا اہم جلسہ زیر انتظام لجنہ اماءاللہ منعقد ہوگا۔ جسمیں میاں عبدالمنان صاحب جنگ کی فلم دکھائیں گے۔ مقصد یہ ہے کہ موجودہ ملکی حالات کے پیش نظر ہماری عورتیں جنگ سے متعلق مفید معلومات حاصل کرسکیں۔ بہنیں زیادہ سے زیادہ آنے کی کوشش کریں۔ نیز اگر بارش ہوگئی۔ تو جلسہ اگلے اتوار ۵ اگست کو مسجد ہی میں منعقد ہوگا۔ وقت چار بجے کا ہی ہوگا۔

صدر لجنہ اماءاللہ لاہور

علمی مقابلوں میں شامل ہونے والے خدام کے نام یکم اکتوبر ۱۹۵۱ء تک مرکز میں آجائیں
—— نائب معتمد

روزنامہ — الفضل — لاہور

۲۸ جولائی ۱۹۵۱ء

جنگ یا امن

کل ہم نے ان کالموں میں مسٹر لیاقت علی خان وزیر اعظم پاکستان کی معقول اور صلح جویانہ پانچ نکاتی پیشکش پر جو آپ نے بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو کو کی ہے اظہار خیال کیا تھا اور بتایا تھا کہ اس سے پاکستان کی اس معاملہ میں تمام ذمہ واری ختم ہو جاتی ہے۔ اگر اس کو ٹھکرا دیا گیا۔ تو یقیناً یہ بات اور بھی پایۂ ثبوت کو پہنچ جائے گی۔ کہ بھارت کے امن و صلح کے لئے اعلانات محض دکھاوے کے لئے ہیں۔ اور محض راز آشکارا کی حیثیت رکھتے ہیں۔

دنیا کی کوئی قوم ایسی نہیں ہو سکتی۔ جو بھارت پر امن شکنی کا الزام لگانے کے لئے تیار نہ ہوگی اور جو بھارت کی آزادی کو جو اتنی قربانیوں کے بعد حاصل کی گئی ہے دنیا کے لئے ایک خطرہ عظیم نہ خیال کرے گی۔

ہم نے یہ رائے دیانت داری سے ظاہر کی ہے اور جہاں تک بھارت کے اس اقدام کا کہ اس نے بلاوجہ اشتعال پاکستان کی سرحدوں پر اپنی سو فیصدی فوج لا ڈالی ہے۔ برطانیہ اور دیگر مغربی ممالک کا ردعمل بھی یہی ہے۔ کہ اگر جنگ کے شعلے بھڑک اٹھے۔ تو اس کی تمام ذمہ واری بھارت پر ہوگی۔ آج تک بھارت کے اس اقدام پر جو کچھ ان ممالک میں کہا گیا ہے۔ خواہ وہ بظاہر اس امر کا کھلم کھلا اعتراف نہ ہو مگر اس کے انداز سے یہی ٹپکتا ہے۔ کہ اکثر مغربی سیاسی مبصر بھارت کو ہی امن شکنی کا خواہاں سمجھتے ہیں۔

مسٹر اٹیلی نے پنڈت نہرو کے اس الزام کی تردید میں کہ پاکستان کے برطانوی افسر پاکستان کو بھارت کے خلاف بھڑکاتے ہیں جو جواب دیا ہے۔ اس سے بھی نہرو جی کے غلط استدلال پر روشنی پڑتی ہے پھر دارالعوام میں میجر بیش نے جو سوال کیا ہے۔ کہ کیا برطانیہ نے بھارت کو حفاظتی کونسل کے فیصلوں کو تسلیم کرنے کے لئے مشورہ دیا ہے یا نہیں اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ برطانوی مبصرین بھی اچھی طرح جانتے ہیں کہ بھارت ہی قصوروار ہے اگرچہ مسٹر کے ایم منشی بھارت کے وزیر خوراک نے اپنی تقریر میں بظاہر پاکستان پر جنگجوئی کا الزام لگایا ہے۔ مگر آپ کی تقریر کے بین السطور بہ آسانی سے پڑھا جا سکتا ہے کہ وہ بھی دراصل پاکستان کو ملزم نہیں سمجھتے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا ہے کہ۔

"پاکستان سنجیدگی سے جنگ نہیں چاہتا کیونکہ وہ بھارت کی فوجی طاقت کو جانتا ہے۔ اور وہ جانتا ہے کہ اگر جنگ ہوئی تو تمام دنیا کا امن تہس نہس ہو جائے گا۔"

اس کے باوجود آپ نے پاکستان پر جنگی تیاریوں کا الزام لگایا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ دونوں باتیں متضاد ہیں۔ آپ محض بھارت کے بلاوجہ جارحانہ اقدام کے لئے وجہ جواز پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ جس میں آپ سخت ناکام ہوئے ہیں۔ جب پاکستان بوجوہات سنجیدگی سے جنگ نہیں چاہتا تو اس کو ایسی جنگی تیاریوں کی کیا ضرورت ہے جو اتنی ظاہر ہیں کہ بھارت کے ہر کس و ناکس کو اس کا علم ہے۔ یہ تو وہی بات ہوئی کہ آ بھینس مجھے مار جب پاکستان بھارت کی فوجی طاقت سے ڈرتا ہے۔ اور امن عالم کے تہس نہس ہونے سے بھی خائف ہے۔ تو اس کو کیا ضرورت ہے کہ وہ خواہ مخواہ اس چیز کو انگیخت کرے۔ جو اس کے مفاد کے خلاف ہے۔

معاہدۂ دہلی اور مسٹر لیاقت علی خان کا حالیہ پانچ نکاتی مکتوب ظاہر کرتا ہے۔ کہ پاکستان بہر حال امن چاہتا ہے۔ البتہ وہ یہ نہیں برداشت کر سکتا کہ کوئی اس کی دیانتدارانہ صلح جویانہ روش سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اس کو کمزوری پر محمول کرے۔ اور اس کو اس طرح طاقت کے مظاہرے سے مرعوب کرے۔ جس طرح کہ سو فی صدی بھارتی افواج کو اس کی سرحدوں پر اجتماع سے کیا گیا ہے۔ خواہ کوئی قوم کتنی ہی صابر اور حوصلہ مند ہو جب اس کے تار جذبات کو اس طرح چھیڑا جائے۔ تو اس میں لرزش پیدا ہو جانا قدرتی بات ہے۔ کیونکہ یہ لرزش نوائے عمل کا پیش خیمہ ہے۔

حقیقت یہی ہے کہ ایک غیرت مند باحوصلہ اور بہادر قوم کا ملک ہونے کی وجہ سے پاکستان کسی سے ناحق چھیڑ نہیں کرنا چاہتا۔ اور بھارت کے ساتھ اپنے تلخ ترین تنازعات کو بھی صلح و محبت مگر عدل و انصاف کے ساتھ طے کرنے کا متمنی ہے اور معاملۂ کشمیر میں بھی منصفانہ اور صلح جویانہ رویہ کا اس نے مظاہرہ کیا ہے۔ دنیا کی رائے عامہ اس پر مہر تصدیق ثبت کر چکی ہے۔ اور سچ بات تو یہ ہے کہ بھارت کے اجتماع افواج کے جارحانہ اقدام نے اس کی اقوام عالم میں پہلے خراب شہرت کو اور بھی خراب کر دیا ہے۔ اور اس کا ہمیں بھی نہایت افسوس ہے۔ کیونکہ ہماری اپنی رائے یہی ہے۔ کہ برصغیر ہند کے بعض مقتدر نفوس نے آزادی کے لئے جو قربانیاں کی تھیں۔ اور جس غیر متشددانہ طریق کار کا سکہ اس نے اقوام عالم کے دلوں پر بٹھایا تھا۔ اس کو موجودہ بھارت نے بہت حد تک نقصان پہنچایا ہے۔ یہاں تک کہ گاندھی جی کی نیک نامی کو مجروح کر دیا ہے۔ بلکہ یہاں تک کہ ایشیائی غلام قوموں کو مغربی اقوام کے استعمارانہ جوا سے آزادی کی جدوجہد میں پاکستان اور بھارت سے جو توقعات تھیں وہ بھی بڑی حد تک مخدوش ہو گئی ہیں۔

اس ضمن میں ایران کے مشہور دینی پیشوا سید ابو القاسم آیات اللہ کاشانی نے جو بحریہ پنڈت نہرو وزیر اعظم بھارت کو ارسال کیا ہے۔ اور جو آج کے اخبارات میں شائع ہوا ہے نہایت اہم ہے۔ آپ کے بحریہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے یہی پیغام ابو الکلام آزاد بھارت کے وزیر تعلیم کے ذریعہ بھی پنڈت جی کو بھیجا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"پاکستان اور بھارت میں جو اختلافات ہیں ان کو ایسے موقعہ پر جبکہ تمام مشرق وسطی نے استعمار پرستوں کے خلاف علم بغاوت بلند کر رکھا ہے۔ اور بھی کشیدہ کرنا نہایت مذموم ہے۔

ایران کے عوام بلکہ تمام ایشیا کے لوگوں کے لئے یہ ایک سخت صدمہ ہے۔ کہ پنڈت نہرو ایسا سیاست دان اور مہاتما گاندھی کا پیروکار بھارتی فوجوں کو پاکستانی سرحدوں پر جمع کرنے کی ذمہ داری لے رہا ہے حالانکہ پنڈت نہرو کو چاہیئے کہ وہ اپنے ملک کے انتہا پسندوں کو احساس دلائیں کہ کشمیر کو ہندوستان کا حصہ بنانے سے یہ کہیں بہتر ہے کہ وہ چالیس کروڑ مسلمانوں کی ہمدردیاں حاصل کریں۔"

سید ابو القاسم آیات اللہ صاحب کاشانی کا یہ مشورہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ بجائے اس کے کہ بھارت اپنی اور پاکستان کی طاقت کو باہم الجھ کر ضائع کر دے۔ کیا یہ عظیم الشان کارنامہ نہ ہوگا۔ اگر وہ دونوں اپنی طاقتوں کو مجتمع اور متحد کر کے تمام ایشیائی اقوام کی جدوجہد آزادی کو سہارا دینے کے لئے وقف کر دیں۔ اگر بھارت اور پاکستان نیک نیتی سے یہ تہیہ کر لیں۔ تو یقیناً وہ کامیاب ہوں گے۔ اور یہ کارنامہ اتنا عظیم الشان ہے۔ اور انسانیت پر اتنا احسان ہے کہ برصغیر ہند کا نام تاریخ عالم میں رہتی دنیا تک سورج کی طرح چمکتا رہے گا۔

یہ امر باعث اطمینان ہے کہ بھارت کے سیاسی حلقوں نے مسٹر لیاقت علی خان کی پیشکش کو کما حقہ اہمیت دی ہے۔ اور توقع ہے۔ کہ بھارت اس پر سنجیدگی سے غور کرے گا۔

ہمیں امید ہے کہ اس غور و خوض میں سید کاشانی کے نیک مشورہ کو بھی شامل کر لیا جائے گا اور اس کی روشنی میں باہم فیصلے کئے جائیں گے۔ کیونکہ پاکستان اور بھارت دونوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ کہ جب انہوں نے خود آزادی جیسی نعمت پائی ہے۔ تو انہیں کم سے کم اپنے براعظم ایشیا کی غلام قوموں کی آزادی کے لئے بھی پوری پوری کوشش کرنا چاہیئے۔ کیونکہ آزاد ایشیا کے ساتھ ہی ہر اس ملک اور ہر اس قوم کی مکمل آزادی اور بہبودی وابستہ ہے۔ جو ایشیا کا حصہ ہے۔ اور جو ایشیا کے کسی حصہ میں آباد ہے۔

جہاد

آج الفضل میں کسی دوسری جگہ روزنامہ آفاق ۲۹ جولائی ۱۹۵۱ء کی اشاعت سے جناب عبد الواحد صاحب کا ایک مقالہ جو "جہاد" کے زیر عنوان ہے نقل کیا گیا ہے۔

ہم اس مضمون پر کئی بار تحریر کر چکے ہیں کہ "جہاد" کا مفہوم جو غیر اسلامی اقوام میں پھیلا ہوا ہے۔ وہ نہایت خطرناک ہے۔ یہ بات اشاعت اسلام کے راستہ میں سد سکندری بن کر کھڑی ہے اب بقول آفاق اور جیسا کہ ہر ایک کو علم بھی ہے پنڈت نہرو جی دانستہ یا نادانستہ جہاد کے اس غلط تصور کو اپنے جارحانہ اقدام کی وجہ جواز بنا رہے ہیں۔ اور جیسا کہ آفاق کے مقالہ نگار نے بیان کیا ہے۔ پنجاب کے وزیر اعلےٰ میاں دولتانہ نے بھی اس خیال کا اظہار کیا ہے۔ کہ

پنڈت نہرو لفظ جہاد کا استعمال ایک خاص مقصد سے کر رہے ہیں اور وہ یہ کہ غیر ممالک میں یہ تاثر پیدا کیا جائے۔ کہ پاکستان کا مدعا یہ ہے کہ "مذہب" کے نام پر اپنی قوم کو بھڑکا کر ہندوستان پر چڑھائی کی جائے۔

آفاق کے نامہ نگار نے جو کچھ فرمایا ہے بجا ہے واقعی مغربی مورخین اور اکثر مفکرین نے اسلام کے خلاف یہ منظم اور مسلسل سازش کی ہوئی ہے۔ کہ انہوں نے یورپ میں "جہاد" کے غلط معنے پھیلا دیئے ہیں۔ لیکن ہمیں افسوس کے ساتھ عرض کرنا پڑتا ہے۔ کہ سارا قصور انہی کا نہیں ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس میں زیادہ قصور ہمارے ان سیاسی علماء کا ہے۔ جنہوں نے اس غلط تصور کی بنیاد رکھی ہے اور دشمنان اسلام کو اعتراض کا موقعہ بہم پہنچایا ہے

یاد ایام

آج سے چوالیس سال قبل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کی

ایک پُر معارف تقریر

سلسلہ کیلئے دیکھو الفضل ۲۸ جولائی ۵۱ء

(۲)

حقیقت نماز مفہوم لا الہ الا اللہ کے سننے کے بعد نماز کی طرف توجہ کرو۔ جس کی پابندی کے واسطے بار بار قرآن شریف میں تاکید کی گئی ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس کے یہ فرمایا گیا ہے ویل للمصلین الذین ھم عن صلاتھم ساھون۔ ویل ہے ان نمازیوں کیواسطے جو کہ نماز کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔ سو سمجھنا چاہیئے کہ نماز ایک سوال ہے جو کہ انسان جدائی کے وقت درد اور حرقت کے ساتھ اپنے خدا تعالےٰ کے حضور میں کرتا ہے کہ اس کو لقا اور وصال ہو کیونکہ جب تک خدا تعالےٰ کسی کو پاک نہ کرے کوئی پاک نہیں ہو سکتا اور جب تک وہ خود وصال عطا نہ کرے۔ کوئی وصال کو حاصل نہیں کر سکتا۔ طرح طرح کے طوق اور قسما قسم کے زنجیر انسان کی گردن میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور وہ بہتیرا چاہتا ہے۔ کہ وہ دور ہو جاویں۔ پر وہ دور نہیں ہوتے۔ باوجود انسان کی خواہش کے کہ وہ پاک ہو جاوے۔ نفس لوامہ کی لغزشیں ہو ہی جاتی ہیں۔ گناہوں سے پاک کرنا خدا تعالےٰ کا کام ہے۔ اس کے سوائے کوئی طاقت نہیں جو زور کے ساتھ تمہیں پاک کر دے پس پاک جذبات کے پیدا کرنے کے واسطے خدا تعالےٰ نے نماز رکھی ہے۔ نماز کیا ہے ایک دُعا۔ جو درد سوزش۔ اور حرقت کے ساتھ خدا تعالےٰ سے طلب کی جاتی ہے۔ تاکہ یہ بدخیالات اور بُرے ارادے دفع ہو جاویں اور پاک محبت اور پاک تعلق حاصل ہو جائے اور خدا تعالےٰ کے احکام کے ماتحت چلنا نصیب ہو۔ صلوٰۃ کا لفظ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دعا صرف زبان سے نہیں۔ بلکہ اس کے ساتھ سوزش اور جلن اور حرقت کا ہونا بھی ضروری ہے۔ خدا تعالےٰ دعا کو قبول نہیں کرتا۔ جب تک کہ انسان حالت دعا میں ایک موت تک نہیں پہنچتا۔ تھوڑے ہیں جو دعا کی فلسفی سے آگاہ ہیں۔ ہمارے پاس بہت سے خطوط آتے ہیں جن میں لوگ لکھتے ہیں کہ ہم نے فلاں امر کیواسطے دعا کی تھی۔ مگر قبول نہیں ہوئی۔ صرف زبان کی دُعا بغیر لوازم اس کے قبول نہیں ہو سکتی۔ دعا کے واسطے لازمی امر یہ ہے کہ انسان کا دل خدا تعالیٰ کے آگے پگھل جاوے اور وہ صبر اور استقامت کے ساتھ اس کے فضل کا مانگنے والا ہو۔ جب نماز کے تمام آداب کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ تب اس کی قبولیت کی امید ہوتی ہے۔ نماز بڑے بھاری درجہ کی دعا ہے مگر لوگ اس کی قدر نہیں کرتے۔ اس زمانہ میں مسلمان ورد و وظائف کی طرف متوجہ ہیں۔ کئی ایک فرقے ہیں جیسا کہ نوشاہی اور نقش بندی وغیرہ افسوس ہے کہ ان میں سے کوئی بدعات کی آمیزش سے خالی نہیں۔ یہ لوگ نماز کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔ احکام الہٰی کی ہجو کرتے ہیں۔ طالب کے واسطے نماز کے ہوتے ہوئے ان بدعات میں سے کسی کی ضرورت نہیں۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی طریق تھا کہ مشکلات کے وقت میں وضو کر کے نماز میں کھڑے ہو جاتے تھے اور نماز میں دعا کرتے تھے ہمارا تجربہ ہے کہ **خدا تعالےٰ کے قریب لے جانے والی کوئی چیز نماز سے زیادہ نہیں** نماز کے اجزاء اپنے اندر ادب خاکساری اور انکساری کا اظہار رکھتے ہیں۔ قیام میں نمازی دست بدستہ کھڑا ہوتا ہے۔ جیسا کہ ایک غلام اپنے آقا اور بادشاہ کے سامنے طریق ادب سے کھڑا ہوتا ہے رکوع میں انسان انکسار کے ساتھ جھک جاتا ہے سب سے بڑا انکسار سجدہ میں ہے۔ جو بہت ہی عاجزی کی حالت کو ظاہر کرتا ہے۔ افسوس ہے کہ نادان لوگ اپنے پاس سے وظائف بناتے ہیں۔ اور پھر ان کو نماز پر ترجیح دیتے ہیں۔ جب تک کہ انسان اس عالم میں سے حصہ نہ لے۔ جس سے نماز اپنی حد تک پہنچتی ہے۔ تب تک انسان کے ہاتھ میں کچھ نہیں مگر جس شخص کا یقین خدا تعالےٰ پر نہیں وہ نماز پر کس طرح یقین کر سکتا ہے۔ نماز جامع حسنات ہے۔

پانچ وقتوں میں راز نماز کے واسطے جو پانچ وقت مقرر کئے گئے ہیں اس میں بھی ایک حکمت ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان پر پانچ حالتیں وارد ہوتی ہیں۔ اس کے مطابق پانچ نمازیں رکھی گئی ہیں۔ حالت اول زوال سے شروع ہوتی ہے۔ اس سے پہلے انسان اپنے آپ کو غنی سمجھتا ہے اور طاقتور جانتا ہے اور روز روشن کی طرح اسکے تمام امور ایک جلوہ رکھتے ہیں۔ اور ان پر کوئی تاریکی نہیں ہوتی وہ اپنے آپ کو غیر محتاج کی طرح خیال کرتا ہے اور ایک پوری راحت اور آرام کی صورت میں اپنے آپ کو دیکھتا ہے۔ اچانک اس پر ایک وقت آتا ہے کہ وہ زوال کے ساتھ ایک مشابہت رکھتا ہے۔ وہ ابتدا مصیبت کا وقت ہوتا ہے۔ اور دکھ۔ درد اور محتاجی کا احساس شروع ہوتا ہے قبل ازیں اس کو معلوم نہ تھا کہ مجھ پر ایسا وقت آنیوالا ہے۔ اچانک بیٹھے بیٹھے یہ حالت شروع ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ گھر میں آرام سے بیٹھے ہوئے اچانک کسی کے پاس گورنمنٹ کی طرف سے وارنٹ آتا ہے۔ اور کسی جرم پر جواب طلبی کی جاتی ہے یہ مصیبت کا پہلا مرحلہ ہے اور نماز ظہر کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔ کیونکہ انسان کی راحت اور جمعیّت میں ایک زوال آگیا ہے۔ اس کے بعد وہ عدالت میں حاضر ہوتا ہے۔ اور شہادت اس کے برخلاف گذر جاتی ہے اور اس کو معلوم کرایا جاتا ہے کہ تجھ پر فرد جرم لگایا گیا۔ یہ اس پر عصر کا وقت ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کے سورج کی روشنی میں کمی آگئی ہے۔ اور اس کے نور کی روح کھینچ لی گئی ہے۔ اس کے بعد وہ وقت ہے۔ جب کہ اسکو آخری حکم سنایا گیا کہ تجھے اتنی مدت کی قید ہے یہ وہ وقت ہے کہ اس کا سورج بالکل ڈوب گیا۔ پھر وہ وقت ہے کہ وہ قید خانہ میں داخل ہو گیا۔ اور اس کے اندر بند کیا گیا۔ یہ وقت اس کے واسطے عشاء کا وقت ہے۔ کیونکہ تمام روشنی جاتی رہی۔ اور چاروں طرف سے اس پر تاریکی چھا گئی اور وہ قید خانے میں پڑا ہے اس لمبی تاریکی کے بعد پھر فجر کا وقت آتا ہے جب کہ وہ قید خانے سے رہائی پانے لگتا ہے اور دوبارہ اس پر روشنی کا پرتو پڑتا ہے اور اس کے اردگرد نور چمکتا ہے۔ یہ پانچ اوقات انسان کے حال پر لازم رکھے گئے ہیں اور ان پانچوں حالتوں کی یاد میں جو کہ اس پر آنے والی ہیں۔ وہ روزانہ خدا تعالےٰ کے حضور میں دعائیں کرتا ہے۔ کہ وہ ان مشکلات سے بچایا جاوے۔

رکوع سجود یہ پانچ نمازوں کے اوقات کی حقیقت بیان کی گئی ہے اور جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے۔ رکوع اور سجود میں انسان کے عجز تفرع اور انکسار کا ایک نقشہ ہے کہ جب انسان حالت فنا پر پہنچتا ہے۔ تو وہ خدا تعالےٰ کے آگے سر رکھ دیتا ہے مگر یہ باتیں صرف تقریر اور الفاظ کے ساتھ تعلق نہیں رکھتیں۔ جو چاہے اسکو آزمائے اور دیکھے کہ اسکے نتائج کیا ہوتے ہیں۔ وہ بڑا بدقسمت ہے جو اس نسخہ کو آزما کر نہیں دیکھتا اور اس سے فائدہ حاصل نہیں کرتا

توکل علی اللہ انسان کو چاہیئے کہ کسی مشکل دکھ یا مصیبت کے وقت وضو کر کے خدا تعالےٰ کے حضور میں کھڑا ہو جاوے اور دعا کرے۔ وہ درحقیقت انسان کی آواز کو سنتا ہے اور وہ حلیم ہے اور وہ علیم ہے اور حکیم ہے۔ کوئی اس کے سوائے یار اور مددگار نہیں۔ آج کل کے ناقص اور نادان لوگ بیماری کے وقت طبیب کی طرف دوڑتے اور مقدمہ کے وقت وکیل کی طرف جاتے۔ مگر اپنی کوشش اور بھروسہ کے ساتھ کوئی خانہ خدا تعالےٰ کے واسطے وہ نہیں رکھتے۔ گویا خدا تعالیٰ کو ان امور میں کوئی دخل ہی نہیں۔ مومن وہ ہے۔ جو سب سے اول خدا تعالیٰ کا خیال اپنے دل میں لاوے اور اس پر یقین اور توکل کو کامل رکھے اور اسکے ماتحت اسباب کی تدبیر کرے۔ مگر لوگوں کا یہ حال ہے کہ زبان سے کہتے ہیں کہ ایمان لائے پر دل میں کچھ نہیں رکھتے۔

وہ غنی ہے اگر خدا تعالےٰ کی طرف انسان جھکے۔ تو وہ رحم کرتا ہے۔ لیکن جب انسان لاپرواہی کرے۔ تو وہ غنی بے نیاز ہے اس کو کسی کی کیا پرواہ ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے

قل ما یعباء بکم ربی لولا دعاؤکم

لوگوں کو کہدے اگر تم دعا نہ کرو تو میرے رب کو تمہاری کیا پرواہ ہے۔ بے شک وہ کریم رحیم اور حلیم ہے مگر ساتھ ہی وہ غنی بے نیاز بھی ہے دیکھو تمہاری آنکھوں کے سامنے طاعون سے ہزاروں لاکھوں ہلاک ہو گئے پھر زلزلہ سے ہزاروں لاکھوں تباہ ہو گئے۔ خدا تعالےٰ کو پرواہ نہیں کہ کسی کا بچہ یتیم رہ جاتا ہے یا کسی کی بڑھیا بیوہ رہ جاتی ہے۔ دیکھو نوح کے زمانہ میں لوگ کس قدر غرق ہوئے اور لوطؑ کے زمانہ میں کس قدر تباہ ہوئے۔ خدا تعالےٰ ہی خدا تعالےٰ ہے اور انسان ایسے ہی انسان ہیں۔ جب کسی طرح انسان باز نہ آئے اور حق کو نہ مانے تو آخر کار خدا تعالےٰ کا قہر نازل ہوتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ فلاں شخص آپ کا مرید تھا۔ اور وہ طاعون سے مر گیا۔ میں کہتا ہوں کہ طاعون خود اسکے اندر تھی۔ صرف بیعت کے کرنے سے یہ نہیں ہوتا کہ اس نے تمام باتوں کو قبول کر لیا ہے۔ خدا تعالےٰ ظالم نہیں۔ وہ اپنے سچے بندوں کو محفوظ رکھتا ہے۔ اور ان کے واسطے تمیزی نشان پیدا کرتا ہے۔ اور دوسروں کے حال میں اور ان کے حال میں ایک ظاہر فرق رکھ دیتا ہے۔ جس سے وہ پہچانے جاتے ہیں۔ تعجب ہے کہ وہ لوگ جو حقیقت سے بے خبر ہیں اعتراض کرتے ہیں کہ فلاں شخص تو آپ کی بیعت بھی کر آیا تھا پھر وہ کیوں ہلاک ہو گیا۔ مگر وہ نہیں جانتے کہ حضرت نوحؑ کے بیٹے کے ....

حالانکہ حضرت نوحؑ نے خاص طور پر اپنے بیٹے کے واسطے سفارش بھی کی اور عرض کی کہ وہ میرا اہل ہے۔ مگر خدا تعالےٰ نے یہی کہا کہ تو جاہل مت بن۔ وہ تیرا بیٹا نہیں ہے۔ وہ مرتد تھا

(باقی آئندہ)

نبی کے کیا معنی ہیں؟

(از مکرم مولوی محمد صادق صاحب مبلغ سنگاپور)

(۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام علی الاعلان فرماتے ہیں۔ کہ "جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے۔ تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں۔ اس وقت تک جو اس دنیا سے گزر جاؤں" (خط حضرت اقدس مندرجہ اخبار عام ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء) پھر اسی خط میں فرماتے ہیں "میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں"۔

پھر فرمایا:۔ "خدا کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے افاضۂ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے۔ کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰ حاشیہ)

ہاں آپ نے ایسی نبوت سے قطعاً انکار فرمایا۔ جس میں احکام جدیدہ ہوں۔ یا بعض احکام اسلام کا نسخ ہو۔ یا وہ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور فیض کے بغیر حاصل ہو۔ آپ نے نہ ایسی نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ اور نہ ہی کسی اور کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسی نبوت کے دعویٰ کا حق ہی پہنچتا ہے۔

پہلے زمانہ میں چونکہ نبی کے وجود سے نئے احکام الٰہی کے نازل ہونے کا احتمال ہوتا تھا۔ بلکہ اس امر کا بھی احتمال ہوتا تھا۔ کہ مستقل نئی شریعت نازل ہو۔ اس لئے لوگوں کے ذہن میں یہ بیٹھ گیا۔ کہ نبی وہ ہوتا ہے۔ جو شریعت لائے۔ یا شریعت سابقہ کے بعض احکام کو منسوخ کرے۔ اس لئے وہ جب نبی کا لفظ سنتے ہیں۔ تو ان کا خیال فوراً اس طرف جاتا ہے۔ کہ شاید یہ اپنا نیا کلمہ بنا رہا ہے۔ نئی شریعت پیش کر رہا ہے۔ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ رہا ہے۔ اس غلط ذہنیت کو صاف کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کئی ذرائع اختیار فرمائے۔ جن میں سے ایک یہ تھا۔ کہ میں ایسا نبی نہیں ہوں۔ دوسرا یہ تھا۔ کہ میں جزوی نبی ہوں۔ یعنی خدا تعالیٰ تو مجھے نبی کہتا ہے۔ مگر اس کا وہ مفہوم نہیں جو تمہارے ذہنوں میں مرکوز ہے۔ تیسرا یہ تھا۔ کہ آپ نے بعض خاص اصطلاحیں مقرر فرمائیں۔ مثلاً ظلی نبوت اور امتی نبی وغیرہ۔ تاکہ آپ کی نبوت کا مفہوم معین ہو جائے۔ گویا ایک طرف لوگوں کی ذہنیت کو مدنظر رکھ کر تو آپ نبوت سے انکار کرتے رہتے۔ مگر خدا تعالیٰ کی اصطلاح۔ انبیاء کی اصطلاح۔ قرآن کریم کی اصطلاح وغیرہ کی رو سے اپنی نبوت کا اظہار فرماتے تھے آپ چاہتے تھے کہ دنیا اس انکار اور اقرار بظاہر دو متضاد باتوں میں تطابق کرنا سمجھ لے۔ مگر افسوس کہ کئی لوگوں نے اس بات کو سمجھنے کی کوشش نہ کی۔ معاند تو الگ رہے۔ بعض احمدی کہلانے والے لوگوں نے بھی اپنی کمزوری کو چھپانے کے لئے انکار والی تحریرول کو اپنے عقیدہ کا بنیادی پتھر بنا لیا۔ گویا منفی پہلو کو اختیار کیا۔ اور مثبت کو ترک کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہی لوگ غیر مبائع کہلاتے ہیں۔ ہمیں ان لوگوں کے خروج سے کوئی تعجب نہیں۔ کیونکہ ایسے لوگ ہمیشہ پہلے انبیاءؑ کی امتوں میں بھی پائے جاتے رہے ہیں مگر تعجب ہے تو صرف اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لا کر بھی پھر آپ کی واضح تحریروں کو پس پشت پھینک دیا۔ آپ کے الہامات اور وحی میں اللہ تعالےٰ صاف طور پر آپ کو نذیر یا رسول نبی وغیرہ الفاظ سے پکارتا ہے۔ اور آپ اس وحی پر ایسا ہی ایمان رکھتے ہیں۔ جیسے کہ اس وحی پر جو خدا تعالےٰ کے انبیاء کو ہوئی۔ اور آپؑ نے کبھی اس بات سے انکار نہیں کیا۔ کہ خدا تعالےٰ نے آپ کا نام نبی اور رسول رکھا ہے۔ بلکہ جب آپ کو یہ معلوم ہؤا۔ کہ کسی احمدی نے آپ کے متعلق نبوت اور رسالت کی مطلق نفی کی ہے۔ تو آپ نے اسے اپنی تعلیم سے ناواقف قرار دیا۔ کیا یہ دلیل اس بات کے لئے کافی نہ تھی۔ کہ آپ واقعی خدا تعالیٰ کے نبی ہیں؟ اور آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے مقام نبوت تک پہنچایا گیا ہے؟

رہا انکار۔ تو جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے۔ وہ صرف لوگوں کی ذہنیت کو مدنظر رکھ کر کیا گیا۔ آپ نے ابتداء سے دعویٰ فرمایا۔ کہ (۱) مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی ہوتی ہے۔ (۲) میری وحی میں اہم اخبار غیبیہ بکثرت موجود ہیں۔ اور کہ (۳) خدا تعالیٰ نے مجھے نبی اور رسول کہا ہے۔ ان تین امور سے آپ نے کبھی انکار نہیں کیا۔ اور جس میں یہ تین امور پائے جائیں۔ وہ یقیناً نبی ہے۔ ہاں چونکہ عوام نبی کی تعریف کچھ اور ہی سمجھتے تھے۔ بلکہ خود علماء بھی کوئی معنے معین نہ کر سکے اور ان میں اس کے متعلق سخت اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس لئے حضور اقدسؑ نے حقیقت کو پیش کر کے ہمیشہ اسے سمجھانے کی کوشش کی۔ اس کا نام محدثیت بھی رکھا۔ کیونکہ ہر ایک نبی محدث بھی ہوتا ہے۔ جزئی نبوت بھی رکھا۔ امتی بھی رکھا۔ اور ظلی نبی بھی۔ مگر اس سب تگ و دو کا مطلب یہ تھا۔ کہ پہلے ان کے سامنے حقیقت کو رکھا جائے۔ پھر مصلحت الٰہیہ نے آہستہ آہستہ انہیں نبوت اور نبی کے "حقیقی معنوں" کی طرف کھینچا۔ نام سے پہلے بھی انکار نہیں تھا۔ حقیقت بھی پہلے ہی موجود تھی۔ مگر عام عقیدہ اور عام خیال کے مطابق اس نام اور حقیقت میں تطابق نظر نہ آتا تھا۔ اس لئے کبھی تو نبی کے لفظ کو استعارہ قرار دیا گیا۔ اور کبھی یوں فرمایا گیا۔ کہ میری نبوت سے مراد صرف کثرت مکالمہ و مخاطبہ ہے۔ جو بکثرت امور غیبیہ پر مشتمل ہے۔ بہرحال اللہ تعالےٰ نے حضور پر نور کی اس عام عقیدہ اور عام ذہنیت کے ماحول میں حقیقت کی طرف رہنمائی کی۔ گویا بادلوں کے پس پردہ نور چمکتا۔ روشنی تھی مگر چاند نظر نہ آتا۔ ایک نظر تھی جو اسے دیکھ رہی تھی۔ مگر مخلوق ابھی اس کے وجود سے ہی منکر تھی۔ آخر بادل چھٹے۔ اور وہ چاند اپنی اصلی شکل میں لوگوں کو دکھائی دیا۔ حقیقت آشکارا ہو گئی۔ اور دنیا نے اس سے استفادہ حاصل کیا۔ مبارک ہیں وے جو اس پر ایمان لاتے اور اس کی قدر کرتے ہیں۔

غیر مبائع یا عنانی

میں یہ کہہ رہا تھا۔ کہ ایک فرقہ خود احمدیوں میں سے ایسا پیدا ہؤا۔ جس نے جماعت کو الزام دیا۔ کہ وہ عیسائیوں کی طرح حضرت مسیح موعود کو نبی اللہ قرار دے کر غلو کر رہی ہے۔ حالانکہ یہ ایک حقیقت تھی۔ جسے خود حضور پر نور نے پیش فرمایا تھا۔ عیسائی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا یا ابن اللہ قرار دیتے ہیں۔ اس لئے زیر عتاب ہیں۔ مگر آپ کو نبی اور رسول ماننا خدا کی طرف سے فرض کیا گیا تھا۔ اسی طرح جماعت احمدیہ مثیل مسیح کو صرف نبی اللہ ہی یقین کرتی ہے۔ اور ساری جماعت خدا تعالےٰ سے پناہ مانگتی ہے۔ کہ عیسائیت کا سا فتنہ اس میں بھی پیدا ہو۔ لیکن اس کے برعکس ہمارے غیر مبائع بھائی تفریط سے کام لے رہے ہیں۔ اور ان کی یہ تفریط بالکل عنانیہ فرقہ سے مشابہ ہے۔ جو یہ خیال کرتے تھے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے نبی نہیں۔ بلکہ صرف ایک نیک اور صالح انسان تھے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"العنانیۃ فرقۃ من الیھود۔ قالوا انہ (المسیح) من اولیاء اللہ المخلصین العارفین باحکام التوریۃ ولیس بنبیٍّ وھؤلاء قلیلون مخالفون لسائر الیھود فی السبت والاعیاد"

(تفسیر روح المعانی جزء ۱ ص ۱۱۳ تفسیر وبالآخرۃ ھم یوقنون) یعنی عنانیہ یہود کا فرقہ اس بات کا قائل ہے۔ کہ مسیح علیہ السلام خدا کے نیک اور مخلص بندہ تھے جو توریت کے احکام سے خوب واقف تھے۔ مگر نبی نہ تھے۔ اور کہ یہ لوگ (عنانی) تعداد میں تھوڑے سے ہیں۔ اور یہود سے سبت اور عیدوں میں اختلاف رکھتے ہیں۔"

جماعت احمدیہ میں خدا کے فضل سے آج تک کوئی شخص مجھے ایسا معلوم نہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عام عیسائیوں کی طرح خدا یا خدا کا بیٹا مانے اور نہ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسے فرقہ کے نمودار ہونے کے لئے بظاہر کوئی راستہ ہے۔ البتہ تفریط کے پہلو کا امکان تھا۔ سو وہ عنانیہ کی مشابہت میں ہمارے غیر مبائع بھائیوں نے اختیار کر لیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پس جماعت احمدیہ کا عقیدہ افراط اور تفریط دونوں سے پاک اور محفوظ ہے۔ اور خلافت کی برکت سے وہ اب تک صراط مستقیم پر قائم ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ وہ لوگ خوش نصیب ہیں۔ جو خلافت کے دامن سے وابستہ ہیں۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ اس وقت ہمارے بچھڑے ہوئے بھائی ایک دفعہ پھر اپنے حالات پر غور کریں۔ اور ہماری دلی تمنا ہے۔ کہ وہ بھی خدا تعالےٰ کی نعمت عظمیٰ خلافت سے ویسے ہی فیضیاب ہوں۔ جیسے کہ اکثر جماعت فیضیاب ہو رہی ہے۔ مگر ؎

اذا المرء لم یخلق سعیدا تحیرت
ظنون مربیہ وخاب المؤمل

درخواست ہائے دعاء

(۱) برادر محترم بابو عبدالرحمٰن صاحب ایم۔اے مصری شاہ لاہور کے ہاں ۲۱ر وفا بروز ہفتہ ۳ بجے دوپہر چوری کی واردات ہو گئی۔ بہت سے قیمتی پارچات اور کچھ نقدی کا نقصان ہؤا۔ احباب کرام دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجرموں کو گرفتار کرائے اور مال مسروقہ برآمد ہو۔ اللّٰھم آمین اور آئندہ کے لئے ہر قسم کے نقصان سے محفوظ رکھے آمین۔ خاکسار غلام محمد ثالث

(۲) کئی احمدی طلباء نے امسال مولوی فاضل کا امتحان دیا ہے۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (ناصر احمد رشید)

(۳) اقبال احمد خاں صاحب ایاز کے بڑے بھائی ملک افتخار احمد خاں صاحب اعجاز کو پانچ دن ہوئے باولے کتے نے کاٹا تھا۔ وہ میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ نیز ایاز صاحب خود بھی قریباً ایک سال سے بعارضہ T.B بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(۴) ناصر احمد صاحب ٹھٹ کلکٹر کوئٹہ کمینٹ کی والدہ صاحبہ بعارضہ بخار سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کو پڑھنے کیلئے دے۔

اخلاق کے بغیر تبلیغی جدوجہد ناممکن ہے

(از مکرم بشارت احمد صاحب)

کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی غرض صرف یہ تھی۔ کہ لوگوں کو احمدی بنایا جائے یا یہ بھی تھی۔ کہ اسلام کی تعلیم سے پورے طور پر رنگین ہونے والی جماعت بنائی جائے۔ تاکہ پھر سے ساری دنیا میں اسلام کا پرچم لہرانے لگے۔

یقیناً ہم یہی کہیں گے۔ کہ احمدیت کے قیام کا مقصد پھر سے اسلام کی تبلیغ کے ذریعہ ساری دنیا کو اکٹھا کرنا اور اللہ تعالیٰ کی محبت ہر دل میں قائم کر کے قرآن پاک کی تعلیم کو رائج کرنا ہے۔ لیکن میرے بھائیو۔ یہ مقصد صرف دعویٰ کرنے سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ ہمیں اس کے لئے بہت بڑی قربانیاں کرنی ہیں۔ ہمیں اپنے اخلاق بلند کرنے ہیں۔ اور چونکہ سب سے بڑی چیز اخلاق ہی ہے۔ جس سے کسی قوم کی خوبی معلوم ہوتی ہے۔ اسلئے اگر ہم نے اپنے اخلاق کو بہتر نہ بنایا۔ تو ہمارا دوسروں کو کہنا کہ تم احمدی ہو جاؤ۔ یہ تو فالتو بات ہے۔ اور خود اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ کہنے والا ہی اسلام کی تعلیم سے ناواقف ہے۔

عام مسلمانوں کی نسبت ہم میں چونکہ بہت کم ایسے لوگ ہیں۔ جو اپنی اخلاقی کمزوری دکھاتے ہیں۔ اس لئے اگر ہم تھوڑی بھی توجہ کر کے اپنے ہر فرد کو اخلاقی لحاظ سے بلند اخلاق کا مالک بنا دیں۔ تو تھوڑے ہی عرصہ میں ہم تمام دنیا میں اسلام کا جھنڈا گاڑ سکتے ہیں۔

ہمیں اُن مسلمانوں پر جو ہماری مخالفت پر کمربستہ ہیں۔ افسوس آتا ہے۔ کہ وہ بجائے ہمیں بُرا بھلا کہنے کے اسلامی اخلاق کا مظاہرہ کرتے تو کچھ نیکی بھی ہوتی۔ اور اُن کی باتوں کا کچھ اثر بھی ہوتا پھر جب کوئی مسلمان کہلانے والا اپنے گندے اخلاق کا مظاہرہ کرتا ہے۔ تو اس سے صرف اتنا ہی کہنا کافی ہے۔ کہ کیا یہ اخلاق اسلام کے ہیں؟ اگر وہ مسلمان ہوگا۔ تو بوجہ اس کے کہ وہ جانتا ہے۔ کہ اسلام بہت بلند اخلاق پیدا کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ وہ اپنی گندی باتوں پر افسوس کرنے لگ جائے گا۔ پس میرے بھائیو! یقیناً سمجھ لو۔ کہ وہ لوگ جو اسلام اسلام پکار کر گندے اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ان کو نہ ہی خدا تعالیٰ سے محبت ہے۔ اور نہ ہی وہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتے ہیں۔

آج ہمارے لئے اپنے اخلاق کے مظاہرہ کرنے کا بہترین موقعہ ہے اور چونکہ تبلیغ بغیر اعلیٰ اخلاق کے کچھ حقیقت نہیں رکھتی اس لئے اپنے اخلاق کی طرف توجہ دینا ہمارا اولین فرض ہے۔ اور ایسا اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ ہم باقاعدہ طور پر اپنے ہر کام میں اخلاقی مظاہرہ نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

آپ کے محبوب مرکز قادیان سے

عنقریب ماہنامہ "درویش" شائع ہو رہا ہے۔ اس محبوب مرکز کی محبوب آواز کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ لہذا اس کی اشاعت اور خریداری میں حصہ لینے والے احباب اپنے صاف اور مکمل پتہ جات سے جلد مطلع فرمائیں۔ تا اشاعت کا تخمینہ لگایا جا سکے۔ نیز اپنا سالانہ چندہ مبلغ ۵/- روپے مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی خدمت میں بد چندہ ماہنامہ درویش ارسال فرماتے ہوئے اس کی اطلاع براہِ راست دفتر ہذا میں ارسال فرمائیں۔ (مینیجر)

اعلان!

رحمت اللہ صاحب ولد مہر الدین صاحب قوم انصاری پیشہ دستکاری موضع مراڑہ ضلع سیالکوٹ کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر کسی دوست کو اُن کے پتہ کا علم ہو۔ تو براہِ مہربانی ہمیں مطلع فرمائیں۔ (نظارت بہشتی مقبرہ)

دعائے مغفرت

محمد عبد اللہ صاحب جلد ساز ربوہ کی اہلیہ خورشید بیگم ۵ جولائی ۱۹۵۱ء کو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور دوسروں کو بھی پڑھنے کیلئے دے۔

دُعا کی اہمیّت!

(از مکرم خواجہ محمد شفیع صاحب نارائن گنج ڈھاکہ)

اس مادی دنیا میں جب کہ عوام خدا تعالیٰ کو بھول کر شیطان کے چکر میں پھنس چکے ہیں یہ خیال زور پکڑتا جا رہا ہے۔ کہ دعا کوئی چیز نہیں۔ مسلمان کہلانے والے جو بعد نماز تو کثرت سے دعا کرتے ہیں۔ مگر پھر بھی اُن کو اپنی دعاؤں کے قبول ہونے کا یقین نہیں۔ وہ دعا کرتے ہیں۔ مگر رسمی طور پر۔ جب دعا میں یہ یقین نہ ہو۔ تو خدا تعالیٰ ایسی دعائیں اُن کے منہ پر مار دیتا ہے۔

قرآن شریف پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ دعاؤں کو سنتا ہے۔ لیکن انہی دعاؤں کو جو دل کی گہرائیوں سے نکلیں محض رسمی طور پر دعائیں کرنے کا کوئی فائدہ نہیں چنانچہ وہ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ ادعونی استجب لکم۔ یعنی مجھے پکارو۔ میں تمہاری سنوں گا پھر فرماتا ہے اجیب دعوۃ الداع اذا دعان یعنی جب پکارنے والا مجھے پکارے۔ تو میں اُس کی پکار کو قبول کرتا ہوں۔ میرا تو ایمان ہے۔ کہ گناہوں میں ڈوبا ہوا انسان اگر خدا تعالیٰ کے آستانہ پر سچے دل سے گرے۔ تو خدا تعالیٰ ضرور اس کی دعا قبول کرتا ہے۔ اور گناہ بھی معاف کر دیتا ہے۔ کاش کہ دنیا جانتی کہ خدا تعالیٰ ماں سے بھی زیادہ محبت کرنے والا ہے۔ جب انسان گناہ میں ترقی کر چکا ہوتا ہے۔ تو ناامید ہو کر اور گناہوں میں ترقی کرتا ہے ایسی حالت میں بھی خدا تعالیٰ نے ہمیں مایوس ہونے نہیں دیا خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

قل یعبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللّٰہ ان اللّٰہ یغفر الذنوب جمیعًا۔ انہ ھو الغفور الرحیم

ترجمہ: کہہ دے۔ اے میرے بندو۔ جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے۔ تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ سب گناہوں کو معاف کر دیتا ہے وہ بہت بخشنے والا اور مہربان ہے۔ (الزمر رکوع ۶ آیت ۵۴)

جب ہم خالص توبہ کر کے خدا تعالیٰ کے آستانہ پر گر جاتے ہیں تب خدا کی رحمت بھی جوش میں آتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ ہمارے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسہم ذکروا اللّٰہ فاستغفروا لذنوبہم ومن یغفر الذنوب الا اللّٰہ

ترجمہ:- اور وہ جب کرتے ہیں بے حیائی۔ یا اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں۔ اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں۔ اور کون بخشتا ہے گناہوں کو سوائے اللہ تعالیٰ کے۔ (آل عمران رکوع ۱۴ آیت ۱۳۶)

ایسی پُر اُمید خوشخبریوں سے قرآن شریف بھرا پڑا ہے شرط یہی ہے کہ انسان صاف دل ہو کر خدا تعالیٰ کے آستانہ پر گر جائے۔ ہمارا خدا تو سنتا ہے۔ اور پکارنے والوں کی پکار کا جواب دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی لعلہم یرشدون

جب پوچھیں تجھ سے میرے بندے میری نسبت تو کہہ دے کہ میں قریب ہوں۔ میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں۔ جب وہ مجھ کو پکارتا ہے۔ مجھ کو قبول کریں میرے لئے اور مجھ پر ایمان لائیں مجھ پر تاکہ ہدایت پائیں

(البقرہ رکوع ۲۳ آیت ۱۸۷)

اتنی پُر اُمید خوشخبری پر بھی انسان اگر ناامید ہو جائے تو اس سے زیادہ بدبخت انسان دنیا میں کوئی نہیں۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔ خدا تعالیٰ نے انسان کو کبھی بھی ناامید نہیں ہونے دیا۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ یایھا الذین امنوا ان تتقوا اللّٰہ یجعل لکم فرقانا ویکفر عنکم سیئاتکم ویغفر لکم واللّٰہ ذو الفضل العظیم

ترجمہ:- اے ایمان والو۔ اگر تم اللہ سے ڈرو۔ تو وہ تمہارے لئے امتیاز بنا دے گا۔ تم سے تمہاری برائیاں دور کرے گا۔ اور تمہاری بخشش کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بہت زیادہ فضل کرنے والا ہے۔ (الانفال رکوع ۴ آیت ۲۹)

خدا تعالیٰ نے ہماری مشکلات کو دور کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ لیکن ساتھ ہی شرط لگا دی ہے۔ کہ اپنی اصلاح کرو اور آیات اللہ پر ایمان لا کر اس پر عمل کرو۔ تب خدا تعالیٰ ضرور ضرور تمہارے لئے مشکلات سے نکلنے کا رستہ بنا دیگا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ دعا کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ فرمایا ہے۔ اس کا کچھ حصہ یہاں بیان کر دیا جائے۔ تا قارئین کرام کو معلوم ہو سکے۔ کہ دعا کی کتنی زبردست اہمیت ہے۔

(۱) حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"دعا مانگنا اللہ تعالیٰ کے قانون قدرت کے عین مطابق ہے۔ مثلاً عام طور پر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جب بچہ روتا ہے اور اضطراب ظاہر کرتا ہے تو ماں کسی قدر بیقرار ہو کر اس کو دودھ دیتی ہے۔ الوہیت اور عبودیت میں اس قسم کا ایک تعلق ہے۔ جس کو ہر شخص نہیں سمجھ سکتا۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے دروازہ پر گر پڑتا ہے۔ اور نہایت عاجزی سے اور خشوع خضوع کے ساتھ اس کے حضور اپنے حالات کو پیش کرتا ہے۔ اور اس سے اپنی حاجات کو مانگتا ہے۔ تو الوہیت کا کرم جوش میں آتا ہے۔ اور ایسے شخص پر رحم کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا دودھ بھی ایک گریہ کو چاہتا ہے۔ اس لئے اس کے حضور رونے والی آنکھ پیش کرنی چاہئے"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود صفحہ ۳۳۸)

(۲) پھر فرماتے ہیں۔

"پھر یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ نا زنجو

اپنے معنوں میں نماز ہے سے دعا سے حاصل ہوتی ہے۔ غیر اللہ سے سوال کرنا مومنانہ غیرت کے صریح اور سخت مخالف ہے۔ کیونکہ یہ مرتبہ دعا کا اللہ ہی کیلئے ہے۔ جب تک انسان پورے طور پر حنیف ہوکر خدا تعالیٰ ہی سے سوال نہ کرے اور اس سے نہ مانگے۔ سچ سمجھو کہ حقیقی طور پر وہ سچا اور سچا مومن کہلانے کا مستحق نہیں اسلام کی حقیقت ہی یہ ہے۔ کہ اس کی تمام طاقتیں اندرونی ہوں یا بیرونی سب کی سب اللہ تعالیٰ ہی کے آستانہ پر گری ہوئی ہوں۔ بس یہ بڑی خطرناک اور دل کو کپکپا دینے والی بات ہے۔ کہ انسان اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے سے سوال کرے۔ اس لئے نماز کا التزام اور پابندی بڑی ضروری چیز ہے۔ تاکہ اول وہ عادت راسخہ کی طرح قائم ہو اور رجوع الی اللہ کا خیال ہو۔ پھر رفتہ رفتہ وہ وقت خود آجاتا ہے۔ جب کہ انقطاع کلی کی حالت میں انسان ایک نور اور لذت کا وارث ہوجاتا ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود صفحہ ۱۵۹ ء ۱۹۰۱ء)

دسم پھر فرماتے ہیں:۔

"اور ماں کے دل میں بھی وہ وقت اور محبت اس غلطی کا ہے سو کیونکر گوارا کر سکتا ہے مگر اگر اس کا عزیز شدہ اپنی کمزوری اور غلطی اور ناواقفی کی وجہ سے کسی ایسی چیز کے لئے دعا کر بیٹھے۔ جو اس کے حق میں مضرت بخش ہے۔ تو وہ اس کو فی الفور منظور کرے۔ نہیں۔ بلکہ وہ اس کو رد کر دیتا ہے۔ اور اس کی بجائے اس سے بہتر اس کو عطا کرتا ہے۔ وہ یقیناً سمجھ لیتا ہے۔ کہ یہ میری فلاں دعا کا اثر اور نتیجہ ہے۔ اپنی غلطی کی بھی اس کو اطلاع ملتی ہے۔ غرض یہ کہنا بالکل غلط ہے۔ کہ متقیوں کی بھی بعض دعائیں قبول نہیں ہوتی بلکہ ان کی تو ہر دعا قبول ہوتی ہے۔ ہاں اگر وہ اپنی کمزوری اور ناواقفی کی وجہ سے کوئی ایسی دعا کر بیٹھیں۔ جو ان کے لئے عمدہ نتائج پیدا کرنے والی نہ ہو۔ تو اللہ تعالیٰ اس دعا کے بدلے۔ ان کو وہ چیز عطا کرتا ہے۔ جو ان کی شے مطلوبہ کا نعم البدل ہو۔ (ملفوظات مسیح موعود ص ۱۴۴)

دہم پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اگر دعا نہ ہوتی تو کوئی انسان خداشناسی کے بارہ میں حق الیقین تک نہ پہنچ سکتا۔ دعا سے الہام ملتا ہے دعا سے ہم خدا تعالیٰ سے کلام کرتے ہیں۔ جب انسان اخلاص اور توحید اور محبت اور صدق و صفا کے قدم سے دعا کرتا کرتا فنا کی حالت تک پہنچ جاتا ہے۔ تب وہ زندہ خدا اس پر ظاہر ہوتا ہے۔ جو لوگوں سے پوشیدہ ہے"

(اخبار الحکم جلد ۳ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء)

دعا کیونکر قبول ہوتی ہے۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

اگرچہ ادعونی استجب لکم۔ مجھے پکارو میں تمہاری سنوں گا، فرمایا اور کہا گیا ہے۔ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان جب پکارنے والا مجھے پکارے تو اسکی پکار کو میں قبول کرتا ہوں۔ قرآن شریف میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دعاؤں کو سنتا ہے۔ وہ بہت ہی قریب ہے۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ کی صفات اور اسماء کا لحاظ نہ کیا جائے۔ اور دعا کی جائے تو پھر وہ کچھ بھی اثر نہیں رکھتی۔ صرف ایک راز معلوم نہ ہونے کی وجہ سے دنیا ہلاک ہورہی ہے۔ میں نے بہت سے لوگوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ ہم نے بہت دعائیں کیں اور ان کا نتیجہ کچھ نہ ہوا۔ اس نتیجہ نے ان کو دہریہ بنا دیا ہے۔ اس کا باعث یہی ہے کہ وہ ان قواعد اور مراتب کا لحاظ نہیں رکھتے۔ جو قبولیت دعا کے واسطے ضروری ہیں۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعود ص ۲۹۹)

پس قرآن شریف پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔ میں بندہ کی پکار کو سنتا ہوں۔ اور اس کی پکار کا جواب دیتا ہوں۔ خدا تعالیٰ کے مسیح و مہدی علیہ السلام نے ہم کو دعاؤں کی قبولیت چمکتے ہوئے نمونے دکھلائے۔ اصل بات یہی ہے کہ اگر انسان اپنی اصلاح کرے اور پاک صاف ہو جائے۔ اور اپنے گناہوں سے توبہ کرے۔ تو ضرور خدا تعالیٰ انسان کی دعا کو قبول کرتا ہے۔ دعا ہی قبول نہیں کرتا بلکہ تمام گناہوں کو معاف فرما کر اسکی نجات کا بندوبست کر دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا مقرب ہو جانا ہی دراصل حقیقی نجات ہے۔

اسرائیل میں عام انتخابات

تل ابیب ۲۸ جولائی۔ یہاں سیاسی مبصرین کا خیال ہے کہ اس مہینہ کے آخر میں اسرائیل میں جو عام انتخابات ہونے والے ہیں۔ وہ مسٹر بن گوریان کی پارٹی کو اسوقت سے کہیں زیادہ ٹھوس بنیادوں پر برسر اقتدار لے آئیں گے

وزیراعظم کے "سیاسی" حامی اسوقت ۱۲۰ نشستوں میں سے صرف ۴۶ پر قابض ہیں اور موجودہ پارلیمنٹ میں وہ اقتدار اسلئے حاصل کر سکے کہ ان کے مخالفین کا آپس میں اختلاف ہوگیا۔ اور وہ ایسی متعدد جماعتوں سے عارضی اتحاد کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ جن کے نظریات ان کے بائیں بازو کے اعتدال پسند نظریوں سے زیادہ مختلف نہیں ہیں۔ (اسٹار)

اعلانِ نکاح

میری بچی امۃ السلام بنت اقبال بیگم مرحومہ۔ سعید منزل محلہ دار الفضل قادیان کا نکاح ایک ہزار روپیہ مہر پر چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی کے ساتھ۔ مسجد مبارک سول کوارٹرس پشاور میں بعد از خطبہ عید الفطر جمعۃ المبارک بتاریخ ۶ جولائی ۵۱ء کو جناب قاضی محمد یوسف صاحب فاروقی امیر جماعتہائے سرحد نے پڑھا۔ جملہ بزرگان سلسلہ سے استدعا ہے۔ کہ دعا فرمائیں تا اللہ تعالیٰ اسے بابرکت بناوے۔ آمین

دعاگو: محمد سعید صوبیدار میجر پشاور ۷/۶/۵۱

اگست ۱۹۵۱ء میں آپکی قیمت اخبار ختم ہے

۱۹-۲۰ جولائی ۱۹۵۱ء کے پرچوں کی فہرست چھپ چکی ہے۔ ہر نام کے سامنے قیمت اخبار ختم ہونے کی تاریخ بھی درج کر دی گئی ہے۔

جن احباب کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوئی ہوگی۔ اُن کی خدمت میں قیمت ختم ہونے کی تاریخ سے دس دن قبل وی۔ پی روانہ کر دیا جائیگا اگر پھر بھی رقم وصول نہ ہوئی تو تا وصولی قیمت اخبار روک لیا جائے گا۔ اطلاعاً عرض ہے۔ آپ کا فائدہ اسی میں ہے۔ کہ قیمت اخبار سالانہ ۲۴/- ششماہی ۱۳/- روپے سہ ماہی ۷/- روپے بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ وی۔ پی کا خرچ بچ جائے گا۔ ڈاکخانہ میں وی۔ پی پھنس گیا۔ تو پھر ہم کو ٹکٹ لگا کر مطالبہ کرنا پڑتا ہے اس پر بھی علم نہیں کہ کتنے ماہ رقم یا کتنے سالوں میں وصول ہو۔ اور جب تک رقم دفتر ہذا میں نہ پہونچ جاتے۔ وصول شدہ نہیں سمجھی جا سکتی لہٰذا منی آرڈر سے رقم بھجوانا محفوظ ترین ذریعہ ہے۔ (مینیجر)

جہاد

از مکرم عبدالواحد صاحب

"پنڈت نہرو کو ہم کس طرح یقین دلائیں کہ جہاد کے معنی وہ نہیں جو وہ خود اپنے افعال اور اقوال کی روشنی میں سمجھے بیٹھے ہیں۔ اہلِ پاکستان کے نزدیک جہاد سے مراد ان کا وہ پیدائشی حق ہے جس کے تحت وہ آبرو۔ جان و مال ملک اور آزادی کے تحفظ اور بقا کے لئے ہر ممکن قربانی دینے کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔ پنڈت نہرو کو تسلیم کرنا چاہیئے کہ یہ کوئی غیر فطری بات نہیں ہے۔ جس پر وہ اس قدر واویلا کر رہے ہیں آخر جانور بھی اپنی زندگی اور جائے سکونت کے لئے لڑتا ہے اور پاکستان میں تو انسان بستے ہیں"۔

اس سلسلے میں پنجاب کے وزیر اعظم میاں ممتاز دولتانہ نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ پنڈت نہرو لفظِ جہاد کا استعمال ایک خاص مقصد سے کر رہے ہیں اور وہ یہ کہ غیر ممالک میں یہ تاثر پیدا کیا جائے کہ پاکستان ایک "مذہب زدہ" مملکت ہے اور حکومتِ پاکستان کا مدعا ہے کہ "مذہب" کے نام پر اپنی قوم کو بھڑکا کر ہندوستان پر چڑھائی کر دی جائے۔

سوئے اتفاق سے برطانیہ، یورپ کے دیگر ممالک اور امریکہ میں بھی لفظ "جہاد" سے وہی مراد سمجھی جاتی ہے جو پنڈت نہرو پیش کرنا چاہتے ہیں۔ ان ممالک میں جہاد کے بارے میں جو تاثر پایا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یورپین مؤرخین اور اکثر مفکرین کی وہ منظم اور مسلسل سازش ہے جس کے تحت انہوں نے قرونِ وسطےٰ میں عربوں کی فتوحات کو غلط رنگ میں پیش کیا۔ شکست خوردہ قوموں کی بالعموم یہ ذہنیت ہو جاتی ہے کہ وہ فاتح قوم میں وہ عیوب ڈھونڈ نکالتی ہیں۔ جن کا سرے سے کوئی وجود نہیں ہوتا۔

قرونِ وسطےٰ کا یورپ اسلام کی فکری اور عملی طاقت کی تاب نہ لا سکا اور پے در پے شکستیں کھا کر تقریباً تین سو سال تک عربوں اور ترکوں کے آگے سرنگوں رہا۔ اس کا انتقام یورپ کے مؤرخین اور مفکرین نے یوں لیا کہ اسلام کی صالح طاقتوں کے فطری پھیلاؤ کو جسے عرفِ عام میں جہاد کہا جاتا ہے بربریت کا نام دیا اور جہاد کے معنی "بہیمانہ ملک گیری" قرار دے دیئے۔

پنڈت نہرو جنہیں تاریخ سے بڑا شغف ہے یورپین ذہن کے اس پس منظر سے واقف ہیں۔ اور اس سے فائدہ اٹھانے میں اپنے ضمیر کی کوئی چبھن محسوس نہیں کرتے۔

قرآن پاک کی آیات کی روشنی میں بھی جہاد کے معنی وہی ہیں جو اوپر "ارشادات" سے نقل کئے جا چکے ہیں۔ اسلام کے اولین معرکہ میں یعنی جنگِ بدر کے موقعہ پر جس آیت کا نزول ہوا۔ اس میں نہایت واضح اور صاف الفاظ میں کہا گیا ہے:-

"تمہیں جہاد کی اس لئے اجازت دی گئی ہے۔ کہ تم پر ظلم کیا جا رہا ہے۔ اور حملہ ہو رہا ہے"۔

اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ لفظ جہاد کو اگر اس کے مذہبی معنی میں بھی لیا جائے۔ تب بھی جہاد سے صحیح عبارت ہے۔ ظلم اور حملے کے خلاف مدافعانہ جنگ۔ اور یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ روزِ اول سے آج تک آئندہ بھی روزِ آخر تک انسان جن چیزوں کی حفاظت کے لئے لڑتا ہے۔ ان میں اس کی آبرو۔ جان و مال۔ ملک اور آزادی سب سے قیمتی اور عزیز چیزیں ہیں۔

یہ علیحدہ بات ہے۔ کہ پنڈت نہرو کا "ایمان" ہو۔ کہ کشمیر۔ حیدر آباد اور جونا گڑھ کے بیکس لوگوں کی طرح دنیا کے لوگوں کو انکی "انسانیت پسندی۔ حق پسندی۔ اور جمہوریت نوازی" کے پیامبر بھارتی سپاہ کے قدموں پر اپنی آبرو جان و مال۔ ملک اور آزادی سب کچھ بلا چون و چرا نچھاور کر دینا چاہیئے ہمیں یہ ماننے میں کوئی عار نہیں بلکہ فخر ہے۔ کہ مملکتِ پاکستان کا مذہب اسلام ہے جیسا کہ قرارداد مقاصد سے ظاہر ہے۔ اسکی سب سے بڑی۔ نہایت معقول اور سیدھی سادی وجہ یہ ہے کہ اہل پاکستان کی بھاری اکثریت اسلام کی کلمہ گو ہے۔ لیکن اگر کوئی مملکت اپنے آئین میں کسی مذہب کو اپنا لیتی ہے۔ تو اسکا مطلب یہ ہرگز نہیں۔ کہ وہ مملکت ایک "مذہبی ریاست" (Theocratic State) بن جاتی ہے دنیا مانتی ہے کہ جمہوریت اور سیکولرازم کی اولین اور بہترین مثال برطانیہ ہے۔ لیکن برطانیہ کے آئین میں بھی عیسائیت بطور مملکتی مذہب State Religion کے قبول کی گئی ہے۔ اور مذہب عیسائیت بھی فرقہ وارانہ نوعیت کا یعنی یہ کہ صرف Protestantism اس لئے آج تک شاہ انگلستان کی سالگرہ کے موقع پر اور کسی اور مملکتی جشن کی تقریب میں رومن کیتھولک فرقہ سے متعلق عیسائیوں کو تحفے تحائف پیش کرنے یا تقریر کرنے کی اجازت نہیں اسی طرح دیگر یورپین ممالک اور امریکہ کا اپنا اپنا مملکتی مذہب ان کے آئین میں تسلیم کیا گیا ہے۔

لیکن اس کے معنے یہ نہیں کہ یہ سب ممالک مذہبی ریاستیں ہیں کیونکہ جمہوریت کے فلسفہ سیاسیات کے مطابق اپنی آبادی کے دین کلچر اور روایات کے اعتبار سے ایک مملکت کا "ریاستی مذہب" ہو سکتا ہے۔ اور ہوتا ہے۔ لیکن کسی جمہوری ملک کی حکومت کا کوئی مذہب نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہوتا ہے۔ اور نہ ہی مملکت ہی کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس ملک کا ہر باشندہ ریاستی مذہب کا پیرو ہو۔ کیونکہ ریاستی مذہب کو آئین میں تسلیم کرنے سے مراد صرف اس قدر ہوتی ہے کہ آبادی کی بھاری اکثریت کے روایتی رجحانات کا احترام ملحوظ رکھا جائے۔

آج دنیا میں صرف اشتراکی روس ایک ایسا ملک ہے، جس کی مملکت کا کوئی مذہب نہیں، پنڈت نہرو جن معنوں میں سیکولر اسٹیٹ کی رٹ لگا کر پاکستان کو تھیوکریٹک اسٹیٹ بدنام کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ان معنوں میں تو صرف اشتراکی روس ہی سیکولر اسٹیٹ کہا جا سکتا ہے اور اس لحاظ سے برطانیہ امریکہ اور دنیا کے دوسرے سارے جمہوری ممالک پاکستان کے مانند تھیوکریٹک مذہبی ریاستیں ہیں۔!

بالکل اسی انداز میں پنڈت جہاد کو بھی اپنے گھڑے ہوئے معنی پہنا کر پاکستان کے سر تھوپنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

پنڈت نہرو کو خوش کرنے کے لئے ہم مانے لیتے ہیں کہ پاکستان جہاد کی تیاری کر رہا ہے۔ مگر اتنا گذارش ہے کہ ہمارے نزدیک اور ساری دنیا کی نظر میں جو شخص جہاد سے منہ چرائے، وہ پاگل ہے یا پھر غدار، کیونکہ جہاد کے معنی ہیں، ظلم اور حملہ کا مقابلہ کرنا۔

یہ پنڈت نہرو کی بدقسمتی ہے کہ پاکستان میں نہ پاگل بستے ہیں اور نہ غدار۔ بلکہ یہ ملک ہے ذی ہوش اور محبِ وطن لوگوں کا، جو ہر لمحہ جہاد کے لئے کمربستہ ہیں۔

اس سے بڑی پنڈت جی کی بدقسمتی یہ ہے کہ بھارت کے علاوہ دوسرے ملکوں کے سب لوگ پاگل نہیں ہیں اور پنڈت جی کی "مخلصانہ منافقت" کے انداز سے خوب آگاہ ہو چکے ہیں۔

خود پنڈت نہرو کا بھارت کس قدر سیکولر واقع ہوا ہے اور "دھرمک یدھ" (مذہبی جنگ) کا پرچار شب و روز کس حد تک ہو رہا ہے۔ اس کا ذکر نہ ہی کیا جائے تو بہتر ہے۔ کیونکہ پنڈت نہرو بہرحال ہماری "ہمسایہ مملکت" کے وزیر اعظم ہیں۔ اور انہیں ہمارا پاس نہ رہا تو نہ سہی، ہمیں تو ہے۔

(روزنامہ آفاق ۲۹ جولائی ۱۹۵۱ء)

دس لاکھ پاؤنڈ کا دھماکہ

پیرس ۲۸ جولائی۔ طوفان کی وجہ سے ایک ایسا دھماکہ ہوا جس سے دس لاکھ پاؤنڈ کا نقصان ہوا۔ یہ طوفان سارڈین کے کوہ ایلپس میں آیا تھا۔ جس نے ایک پل کو تباہ کر دیا۔ جس کی وجہ سے مونٹ کینس کے درہ میں پیرس سے روم جانے والی سڑک کٹ گئی۔ اس پل کے ملبہ نے ایک وادی میں گویا بند باندھ دیا۔ اور کار بانڈ کے ایک کارخانہ میں پانی چڑھ گیا۔ اور اسی کارخانہ میں دھماکہ ہوا۔ (اسٹار)

جنوبی امریکہ میں تیل کی تلاش

لندن ۲۸ جولائی۔ خبر آئی ہے کہ ایرانی بحران کی وجہ سے جنوب امریکی ممالک میں تیل کی تلاش اور تیل کی صفائی کے کاموں میں توسیع کی رفتار بہت زیادہ ہو گئی ہے

وینزویلا میں تیل کی پیداوار برابر بڑھ رہی ہے برازیل میں تیل کی صفائی میں بہت ترقی ہو رہی ہے اور عنقریب ساؤ پالو میں ۲۰،۰۰۰ پیپے تیل روزانہ صاف کرنے والا ایک کارخانہ کام شروع کرنے والا ہے۔ (اسٹار)

جٹ طیارہ کے متعلق ارجنٹائن کا دعوےٰ

ہیمبرگ ۲۸ جولائی۔ "لٹویف" (سابق جرمن فضائیہ) کے سابق ماہر پروفیسر ٹینک نے بریمین میں یہ دعوےٰ کیا ہے کہ جلد ہی ارجنٹائن میں ایسا جٹ طیارہ پرواز کرنے لگے گا۔ جس کی رفتار ۷۰۰ میل فی گھنٹہ ہو گی۔ اور جس میں ۳۵ مسافروں کے لئے گنجائش ہو گی (اسٹار)

آئندہ استعمال کے لئے!

نیو یارک ۲۸ جولائی۔ امریکہ میں ٹیلی ویژن کے ماہرین غور کر رہے ہیں۔ کہ آج سے ۱۰۰ سال کے بعد نشریات کا دنیا میں کیا طریقہ ہو گا۔ اس سلسلہ میں ان کا جو خیال ہے۔ اسے قلمبند کر کے ٹیلی ویژن کے ایک ٹرانسمٹر میں بکس میں بند کر کے رکھ دیا جائے گا۔ اس بکس کو ۲۰۵۱ء میں کھولا جائے گا۔ (اسٹار)

ریاض کو بندرگاہ سے ملانیوالی ریلوے

ریاض۔ ۲۸ جولائی۔ اس موسم خزاں میں ریاض کو خلیج فارس کی ایک نئی بندرگاہ سے جو ۵۷۴ کیلو میٹر کے فصل پر واقع ہے۔ ریل کے ذریعہ ملانے کا کام پورا ہو جائے گا۔ (اسٹار)